

اک مرد حر تھا خلد کی جانب رواں ہوا

[شعر پڑھنے، سننے اور اس سے حظ اٹھانے کا ذوق بجز اللہ تعالیٰ شروع سے رہا ہے مگر شعر گوئی کبھی زندگی کا معمول نہ بن سکی۔ طالب علمی کے دور میں گوجرانوالہ کے معروف شعرا اثر لدھیانوی مرحوم، عزیز لدھیانوی مرحوم، راشد بزمی مرحوم، بیکس فتح گڑھی مرحوم، شاکر سہارنپوری مرحوم، شہید جالندھری مرحوم اور طالب اعمان جیسے دوستوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا رہا۔ شاعروں میں اہتمام سے شریک ہوتا اور ادبی مجالس سے استفادہ کرتا تھا۔ ایک بار اثر لدھیانوی مرحوم نے ایک طرحی مشاعرہ میں کچھ پڑھنے پر مسلسل اصرار بھی کیا جس کا طرح مصرع تھا:

دُور کرب و غم سے خون دل بھی ہو گیا پانی

مگر دو تین روز کی مسلسل مغز کھپائی کے باوجود ایک مصرع سے زیادہ نہ کہہ سکا جو یہ تھا:

خدا یا کب تھے گی ظالموں کی یہ ستم رانی

اس ناکامی کا اس قدر صدمہ ہوا کہ اس مشاعرہ میں شرکت کا حوصلہ بھی نہ کر سکا اور یہ باب ہمیشہ کے لیے

بند کر دیا۔

اس کے کم و بیش ربح صدی بعد حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی قدس اللہ سرہ العزیز کی وفات اور ان کے جنازے میں شریک نہ ہو سکنے کے صدمہ نے بے ساختہ چند اشعار کا روپ دھا ر لیا جو بعض جرائد میں شائع ہو چکے ہیں اور اب ایک طویل عرصہ کے بعد عم کرم حضرت مولانا صوفی عبدالحمید سواتی نور اللہ مرقدہ کی وفات پر ان کے ساتھ عقیدت و محبت مندرجہ ذیل اشعار کی شکل میں نوک قلم پر آگئی ہے۔ ”اشعار موزوں ہو گئے“ کا جملہ عمداً استعمال نہیں کر رہا کہ وزن، قافیہ اور ردیف کے فن سے قطعی طور پر نا آشنا ہوں اور قارئین سے درخواست ہے کہ منظوم تاثرات کو فن کے آداب و رموز کے حوالے سے جانچنے کی بجائے صرف عقیدت اور جذبات کے اظہار کے پہلو سے ہی پڑھا جائے۔]

اک مرد حر تھا خلد کی جانب رواں ہوا

خاک کی تھا، اہل دیں میں تھا، جنت مکاں ہوا

عبد حمید بھی تھا جو وہ عبد الحمید تھا
 اسی عبدیت کی راہ میں غلد آشیاں ہوا
 ”چیڑاں ڈھکی“ سے اترا تو پہنچا وہ دیوبند
 قسام علم اس پر جب مہریاں ہوا
 توحید رب کا عمر بھر مناد تھا وہ شخص
 جہل و شرک کی حرکتوں پہ نوحہ خواں ہوا
 سنت کی پیروی ہی بنا اس کا ذوق و شوق
 بدعت سے نفرتوں کا وہ اک نشاں ہوا
 کونہ کے بوحنیفہ کا وہ پیروکار تھا
 اور اس کے علم و فضل کا وہ مدح خواں ہوا
 تھا دہلوی ولی کی وہ حکمت کا ترجمان
 اور اس کے جہد و عمل کا وہ قصہ خواں ہوا
 مدنی حسین احمد جو تھا اس کا شیخ خاص
 پھر اس کی ادائے ناز کا وہ نغمہ خواں ہوا
 صدر کے ساتھ تھا وہ اور اس کا تھا دست راست
 اس کے مشن میں غافلِ سود و زیاں ہوا
 ہے اس کی محنتوں کا ثمر ”نصرت العلوم“
 اور اس کے فیض کا ہے یہ چشمہ رواں ہوا
 ہے راشدی بھی برکتوں کا اس کی خوشہ چیں
 وہ جو کہ اب ہے عازم سوے جناں ہوا